عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور علمائے امّت

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمائے حق کے دلائل کی روشنی میں

مصنف:
مولانا ناصر الدین ناصر القادری المدنی



باہتمام:
راؤ ریاست خان، شیر شاہ کراچی

ناشر:
صدیقی پبلشرز

نام کتاب: عید میلاد النبی ﷺ اور علمائے امت

مصنف: علامہ مولانا محمد ناصر قادری عطاری

بارِ اول: ربیع الاول ۱۴۲۳ھ مئی 2002ء

ضخامت: 40 صفحات

قیمت روپے

کمپوزنگ:

عمیر رضا عطاری کمپوزنگ (پروپرائٹر: محمد ضمیر عطاری)

نیو کراچی F/5 سندھی ہوٹل بلاک 12 کوارٹر 15

0333-2128717 محمد شاہد عطاری/

(فون 6933734)

فہرست

فہرست

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
وعلیٰ الک واصحابک یاحبیب اللہ
الحمدللہ رب العالمین

صلی اللہ علیٰ محمد عدد ماذکرہ الزکرون وعدو ما غفل عن ذکرہ الغالفلونا

انتساب

مـــــــــــــــدینہ

میں اپنی اس تالیف عید میلاد النبی ﷺ اور علمائے امت'' کا انتساب اپنے پیرومرشد مجدد سنت رہبر دین وملت امیر اہلسنت علامہ مولانا ابوالبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی رضی اللہ عنہ کے نام کرتا ہوں جو نہ صرف خود شریعت وسنتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہیں بلکہ جن کی ذات پُرانور کی بدولت ہر طرف سنتوں کی بہار چھائی ہوئی نظر آتی ہے. اللہ عزّ وجل اور اس کے محبوب' کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ تمام علماء اہلسنت اور خصوصاً بالخصوص امیر اہلسنت کے علم وعمل وعمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم و دائم فرمائے. اور ان کی ذات پُرانوار کو ہمارے لیے ذریعہ نجات بنائے-

(آمین بجاہ النبی رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

”نذرِ عقیدت“

خزینۂ علوم واقفِ فنون مبلغ عالم، محققِ اعظم، واقفِ اسرار شریعت دانائے رموز حقیقت آفتابِ ملت، فخر اہلسنت، سراج رشد و ہدایت مفتی عالم فقیہہ العصر (حضرتِ علامہ مولانا شیخ الحدیث والتفسیر مفتی ڈاکٹر محمد ابوبکر صدیق (دامت برکاتہم عالیہ) کے حضور کہ جن کی نگاہِ فیض ولطف وکرم سے آج میں قلم اٹھانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، علم کی وہ شمع جو آپ نے روشن کی انشاء اللہ عزوجل تا قیامت اس شمع سے ایک کے بعد دوسری شمع روشن ہوتی رہے گی اور طالبانِ علم کے پروانے روشنی لیتے رہیں گے۔

”وجہ تالیف“

میری اس تالیف کا سبب مخالفین کے اس پروپیگنڈہ کا سدِ باب کرنا ہے جو وہ مسلکِ اہلسنت وجماعت کے خلاف کرتے نظر آتے ہیں کہ مسلک اہلسنت وجماعت کا ہر عمل اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کے جدید دین دینِ بریلویہ کے مطابق ہے اور اسلام سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔

الحمد اللہ اپنی اس تالیف کے ذریعہ میں نے پوری کوشش کی ہے کہ مخالفین کے اس بے بنیاد پروپیگنڈے کی قلعی کھل جائے۔

معتقدین و مخالفین کا ایک فتہ محفلِ میلاد النبی ﷺ کا انعقاد ہے وہ اپنی کتابوں میں رقمطراز ہیں۔ ”سلفِ صالحین نے کبھی سیرت النبی، کے جلسے نہیں کیے اور نہ میلاد کی محفلیں سجائیں“ ”میلاد کی محفلوں کے وجود سے امت کی چھ صدیاں خالی گزری ہیں اور ان چھ صدیوں میں مسلمانوں نے کبھی سیرت النبی، کے نام سے کوئی جلسہ یا میلاد کے نام سے کوئی محفل نہیں سجائی۔“

اس کے علاوہ بھی انہوں نے اپنی کتابوں میں جا بجا محفلِ میلاد کی مبارک محافل اور سیرت النبی کے نورانی جلسوں پر اعتراض وتنقید کی بھر مار کی ہے اور اسے بدعتِ سیئہ اور شعارِ اسلام کے منافی قرار دیا ہے۔ اور اس مستحسن و بابرکت عمل کو حضور ﷺ صحابہ کرام تابعین وتبع تابعین کے طرزِ عمل کے خلاف قرار دیا اور اس راستے کو گمراہ کن اور اس پر چلنے والے پر گمراہ ہونے کا فتوٰی صادر فرمایا ہے۔

چنانچہ الحمدللہ میں نے اللہ عزوجل کی نظرِ رحمت اور اس کے حبیب کی نظرِ کرم کی بدولت اپنی اس تالیف میں بھرپور کوشش کی ہے کہ ثابت کروں کہ محفلِ میلاد النبی، کا انعقاد اعلٰی حضرت شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی ایجاد نہیں بلکہ قرآن وسنت سے ثابت ہے اور صحابہ کرام تابعین و تبع تابعین الغرض شروع سے آئمہ امت اور علماءِ امت منعقد کرتے چلے آرہے ہیں۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ میری اس ادنٰی سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اپنے حبیب کی رضا وخوشنودی مجھے عطا فرمائے۔

(آمین بجاہِ النبی رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حکم باریِ تعالیٰ

مــــــــــــــــــــــدینہ

سورۃ الضحیٰ میں ارشاد ہوتا ہے۔

''اور اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو''

بخاری شریف کی جلد ثالث صفحہ ۶ پر درج ہے

محمد نعمته الله

محمد (ﷺ) اللہ کی نعمت ہیں۔

قرآن سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل اپنی نعمتوں کا چرچا کرنے کا حکم فرمارہا ہے۔ اور بخاری شریف کی حدیث سے پتا چلا کہ حضور ﷺ اللہ عزوجل کی نعمت ہیں تو حضور سراپائے نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خوشی کرنا چراغاں کرنا۔ لنگر تقسیم کرنا محفلِ میلاد کا انعقاد کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک کرنا یہ سب چرچا ہے اور یقیناً حکمِ خداوندی پر عمل ہے۔

سورۃ یونس میں ارشاد ہوتا ہے۔

'تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اِسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے'

اور ساتھ ساتھ قرآن پاک یہ بھی بتا رہا ہے کہ اللہ عزوجل کی رحمت ہمارے پیارے آقا ہیں۔

''اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لیے''

یعنی قرآنِ کریم اپنے ماننے والوں کو یہ حکم دے رہا ہے کہ جب تمہیں اللہ عزوجل کی طرف سے کوئی نعمت اور اس کا فضل و رحمت حاصل ہو تو اس پر خوشی کا اظہار کیا کرو کیونکہ اس کا فضل و رحمت ہر شے سے اعلیٰ و افضل ہے۔ چنانچہ اس حکم

خداوندی پر عمل کرتے ہوئے مومن کو خوشی منانی چاہئے اور اس خوشی کا اظہار چراغاں کرکے لنگر تقسیم کرکے محفل میلاد میں ذکر محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کرکے اور جو بھی خوشی کا طریقہ ہو اس طرح اظہار کرنا چاہیے۔

ملائکہ نے بھی جشن میلاد منایا:

سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں" میں نے دیکھا فرشتوں نے تین جھنڈے نصب کیے ہیں۔ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبے کی چھت پر اور حضور اکرم ﷺ کی ولادت ہوگئی۔" (خصائص الکبریٰ)

نتیجہ:

مـــدینہ

فرشتوں نے بھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کی خوشی میں جھنڈے نصب کیے تو گویا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشی میں جھنڈے نصب کرنا ملائکہ کی سنت ہے۔اور کیونکہ ملائکہ کا کوئی کام مشیت الٰہی عزوجل کے بغیر نہیں ہوتا تو ثابت ہوا کہ میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جھنڈے نصب کرنا عین مشیتِ الٰہی ہے۔

سنتِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور محفلِ میلاد:

ہم اس جگہ حضور اکرم ﷺ کے اُن اعمال کا تذکرہ کرتے ہیں جن سے ہمارے اسلاف نے محفل میلاد کے انعقاد پر استدلال کیا ہے۔

پیر کے دن روزہ:

حضور ﷺ ہر پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روزہ کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔(صحیح مسلم شریف)

ولادت کی خوشی میں جانور ذبح کیے:

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی ولادت کی خوشی میں مدینہ منورہ میں اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے ہوئے جانور ذبح کیے۔ عقیقہ آپ کے دادا حضرتِ عبدالمطلب کر چکے تھے اور عقیقہ زندگی میں دوبارہ نہیں کیا جاتا۔ اس لیے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے اس عمل کو اس پر محمول کیا جائے گا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اس بات پر اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا کہ اس نے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو رحمتہ اللعالمین بنا کر بھیجا آپ ﷺ نے یہ عمل اس لیے بھی فرمایا کہ آپ کی امت کے لیے یہ عمل مشروع ہو جائے۔ (حسن المقصد فی عمل المولد ۱۹۶)

بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کے کرم پر خوشی کا اظہار:

بخاری شریف و مسلم شریف میں حضرتِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہودیوں کو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے روزہ رکھتے ہوئے پایا ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالی نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا ہم اس دن کی تعظیم کرتے ہوئے روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر رسالتِ مآب ﷺ نے فرمایا ہم تم سے زیادہ موسیٰ کے محب ہیں پھر آپ نے روزہ رکھنے کا حکم دیا۔''

روایت میں ہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مخاطب ہو کر فرمایا تم ان سے موسیٰ کے زیادہ قریبی ہو پس اس دن تم روزہ رکھو''

امام المحدثین حافظ ابنِ حجر نے محفلِ میلاد کے جواز پر یہی حدیث بیان فرمائی

اور فرمایا۔

''بخاری و مسلم کی مذکورہ حدیث میرے نزدیک محفلِ میلاد کے جواز پر سند کا درجہ رکھتی ہے۔'' یعنی جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور انکی امت بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کے احسان کے شکریہ کے طور پر دن منایا جاسکتا ہے تو جب امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بھیج کر عظیم احسان فرمایا کہ اس احسان پر تو حضرتِ موسیٰ علیہ السلام بھی رشک کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔'' اے اللہ مجھے اس نبی کی امت بنا'' تو پھر اس محبوبِ رب اللعالمین کی آمد پر خوشی کیوں نہ منائیں اور سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے نزول کے دن خوشی منانا اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنا کس طرح بدعت و گمراہی ہوسکتا ہے چنانچہ حافظ ابنِ حجر نے فرمایا اس عمل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس دن جس میں کسی نعمت کا حصول ہوا یا کوئی مصیبت ٹلی ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے اور وہ دن جب دوبارہ لوٹ کر آئے گا تو اس میں بھی شکریہ ادا کیا جائے اور شکر الٰہی کے مختلف طریقے ہیں مثلاً عبادات' سجدہ ریزی' روزہ' تلاوت' صدقات وغیرہ اور پھر ساری نعمتیں اپنی جگہ مگر یومِ میلاد النبی میں جو عظیم نعمت اللہ کی طرف سے ظہور پذیر ہوئی اس سے بڑھ کر کوئی نعمت ہی نہیں۔ (المورد الروی ۳۱)

صحابہ کرام اور محفلِ میلاد:

حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابولہب مرگیا ایک سال کے بعد میں نے خواب میں بہت برے حال میں دیکھا اور یہ کہتے ہوئے پایا تمہاری جدائی کے بعد آرام نہیں پایا بلکہ سخت عذاب میں گرفتار ہوں لیکن جب سوموار (پیر) کا دن آتا ہے تو میرے عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے۔

عذاب میں تخفیف کس عمل کے سبب ہوتی ہے اس کا جواب بھی حضرتِ عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا فرماتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوموار (پیر) کے روز دنیا میں تشریف لائے تو اس نے (ابولھب) اس خوشی میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا کیونکہ اس نے آپ کی ولادت کی اطلاع دی تھی لہذا جب سوموار کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس خوشی میں اس کے عذاب میں تخفیف فرمادیتا ہے۔ (فتح الباری شرح البخاری ج ۹ ص ۱۴۵)

یعنی اب سمجھ میں آجانا چاہیے کہ حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک محفلِ میلاد کا انعقاد کیا مقام رکھتا ہے۔ اِس مذکورہ روایت سے ہر اہلِ دل یہ سمجھ لے گا حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی فرمان ہے کہ جب ابولہب جیسے کافر گستاخ رسول کو بھی حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی کرنے پر یہ جزا دی گئی تو پھر ایک مسلمان جو عشقِ رسول علیہ الصلوۃ والسلام میں میلاد کی خوشی منائے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یقیناً اعلیٰ مراتب حاصل کریگا۔

حضرتِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

"ایک دن رسول کریم ﷺ اپنے حجرہ انوار سے باہر تشریف لائے تو صحابہ کرام کو (ایک جگہ) بیٹھے ہوئے دیکھ کر ارشاد فرمایا آج کیسے بیٹھے ہو؟' انہوں نے عرض کیا ہم بیٹھ کر اس رب کریم کی حمد و ذکر کر رہے ہیں جس نے فقط اپنے فضل و کرم سے دینِ اسلام قبول کرنے کی ہدایت عطا فرمائی اور اپنا پیارا حبیب علیہ الصلوۃ والسلام اسلام ہمیں عطا فرمایا۔

آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے اِن کلمات کو سن کر ارشاد فرمایا۔" تمہارے اس عمل پر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں پر فخر فرما رہا ہے۔"

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ صحابہ کرام بیٹھ کر مختلف انبیاء کے درجات و کمالات کا تذکرہ کر رہے تھے ایک نے کہا حضرتِ ابراہیم

خلیل اللہ ہیں دوسرے نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کیا اور کہا وہ اللہ کے کلیم ہیں تیسرے صحابی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا وہ کلمۃ اللہ تھے ایک صحابی نے حضرت آدم علیہ السلام کو صفی اللہ کہا اتنے میں حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا جو کچھ تم نے کہا میں نے سن لیا اور یہ تمام حق ہے اور میرے بارے میں سن لو میں اللہ کا حبیب ہوں۔" (مشکوۃ المصابیح۔باب فضل سید المرسلین)

غور کرنے کا مقام ہے کہ یہ محفلِ میلاد ہی تو ہے جس میں آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی ثناء و تعریف اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جا رہا ہے اگر ایسی محافل جائز نہ ہوتیں تو آپ ﷺ منع فرما دیتے۔مگر آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے اس میں خود بھی شرکت فرمائی اور ایسی محافل کی فضیلت بیان فرمائی کہ ان پر اللہ تعالیٰ فخر فرما رہا ہے۔

حضور ﷺ کے چچا حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کے غزوہ تبوک سے واپسی پر بارگاہِ رسالت میں آپ ﷺ کی اجازت سے میلاد مصطفیٰ ﷺ منعقد فرمایا اور آپ ﷺ نے حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس مستحسن فعل سے منع نہیں فرمایا۔بلکہ ان کے لیے دعا فرمائی۔

"سنا وَ اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سلامت رکھے۔" اس مبارک محفل میلاد میں جو قصیدہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھ کر سنایا چند اشعار سماعت فرمائیں۔تا کہ حق واضح ہو جائے کہ شمع جمالِ مصطفیٰ کے پروانے کس پیار و محبت اور عشق و سرمستی میں اپنے محبوب آقا ﷺ کی ثناء خوانی کیا کرتے تھے اور کس عزت و احترام کے ساتھ اپنے پیارے آقا ﷺ کے میلادِ پاک کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔

ترجمہ (۱) اے اللہ کے محبوب جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو ساری زمین کا چپہ چپہ روشن ہو گیا اور آسمان کے کنارے بھی آپ کے نور سے جگمگانے لگے۔

(۲) اور ہم آپ کے اس ضیاء و نور میں ہدایت کے رستوں کو طے کر رہے ہیں۔(۳) آپ ابراہیم خلیل اللہ کے لیے بھڑکائی ہوئی آگ میں تشریف لے گئے۔ان کے قلب میں آپ کا نور تھا۔آگ کی کیا مجال تھی کہ ان کو جلا سکے۔"

(ابنِ کثیر (السیرۃ النبویہ ج ۴ ص ۱۵ شرح المواہب الدنیہ ج ۳ ص ۸۴)

بخاری شریف میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے خود حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے منبر تشریف پر چادر بچھائی اور پھر منبر شریف پر بیٹھ کر حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہِ رسالت ﷺ میں قصیدہ پیش کیا اور پھر آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے انہیں جواب میں منع کرنے کے بجائے دعاؤں سے نوازا۔

صحابہ کرام کے یہ تمام مقدس امور اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ رب عزوجل کی عطا کی گئی نعمت پر خوشی کرنا نہایت ہی بابرکت عمل ہے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد اللہ تعالی کی عطا کردہ اور عظیم نعمت ہے جس کے ذریعے ہمیں ایمان ملا۔ قرآن ملا۔رحمن عزوجل ملا تو پھر کیوں نہ ہم ایسی مبارک و عظیم نعمت کے حاصل ہونے پر خوشی کریں۔

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام اور محفلِ میلاد:

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کے لوگوں کو جمع کر کے جو خطبہ ارشاد فرمایا اسے قرآن پاک میں سورۃ صف پ ۲۸ میں ان الفاظ میں بیان فرمایا گیا۔

"اس وقت کو یاد کرو جب عیسیٰ مریم کے بیٹے نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں میں تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد تشریف لائیں گے جن کا نام

احمد ہوگا۔''

اس آیتِ کریمہ پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ سرکار علیہ ﷺ کی اس دنیا میں آمد حضرتِ عیسی علیہ السلام کے نزدیک بھی باعثِ خوشی و مسرت ہے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد کی خوشخبری سنانے کے لیے حضرتِ عیسی علیہ لسلام نے خوشخبری کا لفظ استعمال فرمایا گویا یہ بتادیا کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی تشریف آوری خوشی اور شادمانی کی بات ہے۔ اگر عیسی علیہ السلام خبر یا اعلان کا لفظ ادا فرماتے تو تو خبر یا اعلان خوشی کا بھی ہوتا ہے غم کا بھی۔ اچھا بھی ہوتا ہے برا بھی لہذا یہ کیسے پتا چلتا کہ اللہ عزوجل کے محبوب ﷺ کی آمد ہم اہلِ ایمان کیلئے اچھی خبر ہے یا بری۔ لہذا عیسی علیہ السلام نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی تشریف آوری کو خوشخبری فرما کر بتادیا کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد تمام مومنین کے لیے باعثِ مسرت و افتخار ہے۔ چنانچہ چاہیے کہ اللہ عزوجل کی اس رحمت و خوشی کے نزول کے دن خوب خوشی منائیں اور اسی خوشی کے اظہار میں نعت خوانی و قصیدہ گوئی و ذکر و اذکار کی محافل۔ لنگر و شیرنی کی تقسیم صدقات و خیرات شکرانے کے نوافل و روزہ ادا کریں ملائکہ کی سنت ادا کرتے ہوئے گھروں میں جھنڈے نصب کریں خوب چراغاں کریں اور محفلِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم منائیں۔

حضرتِ امام اعظم اور محفل میلاد:

پہلی صدی کے مشہور و معروف فقیہ و محدث امام اعظم ابو حنیفہ نے عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں ڈوبا نہایت خوبصورت الفاظ میں حضور ﷺ کا میلاد پاک تحریر فرمایا جس کے چند اشعار سماعت فرمائیں۔

قصیدہ نعمانیہ (امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ)

ا ۔ انت الذی لولاک ماخُلِق امرءٌ　　کلاّو لاخلِق الوریٰ لولاک
انت الذی من نورک البدر التسیٰ　والشمس مشرقہ بنورِ بھاک
وبک المیح الیٰ لبشیرا مخبراً　　بصفاتِ حسنک ماجاء بعلاک

نثری ترجمہ:

آپ ﷺ ہی وہ ہیں کہ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔
اور اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ پیدا کیا جاتا۔
آپ ﷺ ہی وہ ہیں جن کے نور سے چودھویں کا چاند منور ہے۔
اور آپ ﷺ ہی کے نور سے یہ سورج روشن ہے۔
اور حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام آپ ﷺ کی خوشخبری سنانے آئے
اور آپ ﷺ کے حسنِ صفات کی خبر لے کر آئے۔

حضرتِ امام احمد بن حنبل اور محفلِ میلاد:

آئمہ اربعہ کے دوسری صدی کے فقیہ ومحدث حضرتِ امام احمد بن حنبل ارشاد فرماتے ہیں ”شب جمعہ شبِ قدر سے افضل ہے۔ کیونکہ جمعہ کی رات سرورِ عالم علیہ الصلوۃ والسلام کا وہ نور پاک اپنی والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہ کے مبارک رحم میں منتقل ہوا جو دنیا و آخرت میں ایسی برکات وخیرات کا سبب ہے جو کسی گنتی وشمار میں نہیں آسکتا۔ (اشعۃ اللمعات ج ا ص ۵۷۷)

یعنی جب جمعہ کی رات جس میں نورِ مصطفیٰ ﷺ رحم مادر میں منتقل ہوا وہ شب قدر سے افضل ہے تو اس دن کی فضیلت کا کیا عالم ہوگا جس دن وہ نور مبارک آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود مسعود کی شکل میں دنیا میں جلوہ گر ہوا چنانچہ اہلِ ایمان اس دن جس قدر بھی خوشی منائیں کم ہے۔

امام بخاری اور محفلِ میلاد (۲۵۶ھ)

تیسری صدی کے عظیم محدث وفقیہ حضرتِ امام بخاری کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ کی مشہور و معروف تصنیف البخاری ہر خاص و عام اور ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے تمام مسالک میں مقبول و معروف ہے۔ حضرتِ امام بخاری نے اپنی اس کتاب میں درج ذیل حدیث روایت فرمائی۔

''حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابولہب مر گیا ایک سال بعد میں نے اسے خواب میں بہت برے حال میں دیکھا اور یہ کہتے ہوئے پایا۔ تمہاری جدائی کے بعد آرام نہیں پایا بلکہ سخت عذاب میں گرفتار ہوں۔ لیکن پیر کے روز میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔'' اس کا سبب بھی حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا فرماتے ہیں۔ ''کیونکہ اس دن اس نے حضور ﷺ کی دنیا میں آمد کی خوشی میں اپنی لونڈی ثوبیہ کو آزاد کر دیا تھا کیونکہ اس لونڈی نے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت کی اطلاع دی تھی۔ لہذا جب بھی پیر کا روز آتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے عذاب میں اس کے اس عمل کے سبب عذاب میں تخفیف فرما دیتا ہے۔

حضرتِ امام بخاری نے مذکورہ بالا حدیث اپنی کتاب میں تحریر فرما کر اپنا یہ عقیدہ واضح کر دیا کہ پیارے مصطفیٰ ﷺ کی آمد کی خوشی منانے پر ابولہب جیسے گستاخ رسول کو جزا عطا کی گئی تو پھر وہ عاشق رسول کیونکر اعلیٰ مرتبت سے محروم رہ سکتا ہے جو آپ کی آمد کی خوشی کا جشن مناتا ہے۔

امام مسلم و محفلِ میلاد (۲۶۱)

تیسری صدی کے امام الحدیث امام مسلم شہرہ آفاق مجموعہ احادیث مسلم شریف میں حضرتِ قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں۔ ''بارگاہِ رسالت میں پیر

کے روزہ کے بارے میں دریافت کیا گیا (کیونکہ آپ ہر پیر کو روزہ رکھتے تھے) تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

مذکورہ بالا حدیث روایت کر کے امام مسلم نے اپنا مؤقف واضح کر دیا کہ سرکار علیہ السلام خود اپنی ولادت کی خوشی ہر پیر کے روز منایا کرتے تھے۔ تو پھر ایک اہلِ ایمان کا عشق رسول ﷺ میں آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت باسعادت کی خوشی منانا کس طرح بدعت و گمراہی ہوسکتا ہے۔

محدث امام ابنِ جوزی اور محفلِ میلاد (۵۹۷)

چھٹی صدی کے محدث امام ابنِ جوزی جیسے مشہور و معروف محدث نے بھی محفلِ میلاد کے انعقاد کو احسن عمل تسلیم کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''اہلِ مکہ و مدینہ، اہلِ مصر، یمن، شام اور تمام عالمِ اسلام مشرق تا مغرب ہمیشہ سے حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقعہ پر محفل میلاد کا انعقاد کرتے چلے آرہے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہتمام آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت کے تذکرے کا کیا جاتا ہے اور مسلمان ان محافل کے ذریعہ اجرِ عظیم اور بڑی روحانی کامیابی پاتے ہیں۔ (المیلاد النبوی ص ۵۸)

محدث ابنِ جوزی نے نہ صرف اپنی مشہور تصنیف المیلاد النبوی میں اپنا عقیدہ محفلِ میلاد کے حق میں ثابت کر دیا بلکہ اپنی ایک اور کتاب میں مذکورہ بالا بخاری شریف کی حدیث جو ابولہب سے متعلق ہے اس کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں جب ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے جس کے بارے میں قرآن میں مذمت نازل ہوئی اُسے حضور ﷺ کی ولادت کی رات خوشی کرنے پر جزا دی گئی ہے تو اللہ تعالیٰ کو ماننے والے مسلمان امتی کا کیا درجہ ہوگا جو آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے میلاد کی خوشی

منائے۔ (مختصر سیرۃ الرسول) علیہ الصلوۃ والسلام

یہی نہیں بلکہ محدث ابنِ جوزی اس پر بھی متفق ہیں کہ محفلِ میلاد کا انعقاد دورِ جدید کی ایجاد نہیں بلکہ صدیوں سے علماءِ صلحاءِ امت کا طریقہ وعمل رہا ہے علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں.

''یہ عمل (محفل میلاد) ہمیشہ سے حرمین شریفین مکہ و مدینہ' مصر و یمن' شام تمام بلادِ عراب اور مشرق و مغرب میں ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری و ساری ہے اور وہ میلاد النبی ﷺ کی محفلیں منعقد کرتے ہیں اور لوگ جمع ہوتے ہیں اور ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہیں خوشیاں مناتے ہیں' غسل کرتے ہیں' عمدہ عمدہ لباس پہنتے' زیب و زینت اور آراستگی کرتے' عطر و گلاب چھڑکتے' سرمہ لگاتے اور ان دنوں خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میسر ہوتا ہے نقد وجنس وغیرہ میں سے خوب دل کھول کر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں اور میلاد مبارک کے سننے اور پڑھنے پر زیادہ تزک واحتشام کرتے ہیں۔

اور اس اظہار مسرت وخوشی کی بدولت خوب اجر وثواب اور خیر و برکت' سلامتی و عافیت' کشادگی رزق' مال و دولت' اولاد پوتوں' نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے اور آباد شہروں میں امن و امان اور سلامتی اور گھروں میں سکون و قرار نبی کریم ﷺ کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے. یہ اس محدث کے الفاظ وخیالات ہیں جو آج سے تقریبا نوسوسال پہلے پیدا ہوئے۔ (بیان میلاد النبی ﷺ ص ۳۴-۳۵)

حافظ الحدیث شیخ ابن الجزری (۵۹۷) اور محفل میلاد:

چھٹی صدی کے ہی ایک اور عظیم محدث شیخ ابن الجزری محفل میلاد کے انعقاد کے حق میں ارشاد فرماتے ہیں: ''محفل میلاد شیطانی قوتوں کے لیے موت اور اہل

ایمان کی زندگی ہے اور جب عیسائی دنیا اپنے نبی کے یوم میلاد کو بڑی عید قرار دیتے ہیں تو اہل اسلام تو نبی ﷺ کے یوم میلاد کی تکریم کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔

ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں جب کہ وہ دشمن خدا (ابولہب) جس کی مذمت میں قرآن کی سورت (سورۃ لھب) نازل ہوئی حضور علیہ السلام کی میلاد کی رات خوشی کرنے پر اس کے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے تو وہ مسلمان جو آپ سے محبت رکھنے والا ہے میلاد کی خوشی محبت سے کرے تو کیا مقام پائے گا؟ خدا کی قسم اللہ عزوجل ایسے مسلمان کو اپنے محبوب کریم ﷺ کی خوشی میں جنت عطا فرمائے گا. (عرف التعریف بالمولد الشریف) حجۃ اللہ علی العالمین ۲۳۸)

امام فخر الدین رازی اور محفل میلاد (۶۰۶)

امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے اپنے دور کے بلند پائے کے فقیہ حضرت امام فخر الدین رازی سے نقل فرمایا ہے کہ امام رازی فرماتے ہیں: "جس شخص نے میلاد شریف کا انعقاد کیا اگر چہ عدم گنجائش کے باعث صرف نمک یا گندم یا ایسی ہی کسی چیز سے زیادہ تبرک کا اہتمام نہ کر سکا برکت نبوی ﷺ سے ایسا شخص نہ محتاج ہوگا نہ اس کا ہاتھ خالی رہے گا. (النعمۃ الکبریٰ ص ۹)

ساتویں صدی کے صاحب تفسیر کبیر کا ارشاد آپ نے ملاحظہ فرمایا. کہ محفل میلاد کا انعقاد امام صاحب کے نزدیک کس قدر بابرکت اور باعث خیر و نجات ہے۔

امام تقی الدین سبکی شافعی (۷۵۶) اور محفل میلاد:

آٹھویں صدی کے جلیل القدر امام تقی الدین سبکی شافعی کی خدمت میں ایک مرتبہ علماء وقت حاضر تھے محفل جمی ہوئی تھی کسی عالم نے اس محفل مبارک میں امام صرصری کے یہ نعتیہ اشعار پڑھے "بے شک عزت و شرف والے حضور ﷺ کا ذکر

جمیل سن کر صف بہ صف کھڑے ہو جاتے ہیں. یا گھٹنوں کے بل دوزانو ہو جاتے ہیں". یہ شعر سننا تھا کہ اچانک امام تقی الدین سبکی اور ان کے ساتھ ہی سارے علماء کھڑے ہو گئے.

(اقامۃ القیامہ بحوالہ طبقات کبریٰ از شیخ الاسلام امام تقی الدین سبکی ص ۱۲۳-۱۳۴)

امام تقی الدین کے اس احسن عمل سے آپ کا عقیدہ واضح ہو گیا ہے کہ نہ صرف محفل میلاد کا انعقاد بلکہ اس میں آپ ﷺ کی تعظیم میں کھڑے ہونا بھی باعث خیر و برکت ہے۔

حافظ ابن کثیر اور محفل میلاد: (۷۷۴)

آٹھویں صدی کے حافظ ابن کثیر کے الفاظ محفل میلاد کے انعقاد کے متعلق ملاحظہ ہوں فرماتے ہیں۔

"بادشاہ مظفر ابو سعید ربیع الاول میں ایک عظیم الشان محفل میلاد منعقد کرتے اور وہ نہایت بہادر جرات مند دانا اور عادل حاکم تھے۔ (الحاوی للفتاویٰ ج ۱ ص ۱۸۹)

ان الفاظ کی روشنی میں اس بات کا اندازہ اچھی طرح لگایا جا سکتا ہے کہ محفلِ میلاد کا انعقاد کرنے والے آپ کے نزدیک محترم و معتبر ہیں۔

حافظ الحدیث امام ابنِ حجر (۸۵۲) اور محفل میلاد:

نویں صدی کے عظیم محدث امام ابن حجر سے جب محفلِ میلاد کے انعقاد کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے اس کے جواز پر یہ حدیث بیان فرمائی۔

"جب حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا ان سے اس بارے میں حضور ﷺ نے دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا یہ وہ دن ہے

جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا ہم اس دن کی تعظیم کرتے ہوئے روزہ رکھتے ہیں اس پر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہم تم سے زیادہ موسیٰ کے محب ہیں پھر آپ نے صحابہ کرام کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔" (بخاری ومسلم)

یہ حدیث بیان کرنے کے بعد امام ابنِ حجر فرماتے ہیں کہ بخاری ومسلم کی مذکورہ بالا روایت میرے نزدیک محفلِ میلاد کے جواز پر سند کا درجہ رکھتی ہے۔اس کے بعد ارشاد فرماتے ہیں اس عمل نبوی ﷺ سے آشکارا ہے کہ اس دن جس میں کسی نعمت کا حصول ہو یا کوئی مصیبت ٹلی ہو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے اور وہ دن جب لوٹ کر آئے گا تو اس میں بھی شکریہ ادا کیا جائے اور شکر الٰہی کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں مثلاً عبادات۔سجدہ ریزی۔روزہ اور صدقات وتلاوت پھر مذید ارشاد فرماتے ہیں یومِ میلاد النبی ﷺ میں جو عظیم نعمت اللہ عزوجل کی طرف سے ظہور پذیر ہوئی اس سے بڑھ کر کوئی نعمت ہے ہی نہیں۔۔(المورد الروی ص ۳۱)

امام جلال الدین سیوطی (۹۱۱) اور محفلِ میلاد:

دسویں صدی کے ماہر علم حدیث وعلم فقہ اور بے شمار مشہور ومعروف تصانیف خصوصاً تفسیر جلالین لکھنے کی سعادت حاصل کرنے والے امام جلال الدین سیوطی محفل میلاد کے انعقاد کے حق میں ارشاد فرماتے ہیں۔میرے نزدیک میلاد کے لئے اجتماع تلاوت قرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف واقعات اور ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہونے والی علامت کا تذکرہ ان بدعات حسنہ میں سے ہے جن پر ثواب مرتب ہوتا ہے کیونکہ اس میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم ومحبت اور آپکی آمد کی خوشی کا اظہار ہے (حسن المقصد فی

عمل المولا فی الحاوی للفتاویٰ ج اص ۱۸۹)۔

امام جلال الدین سیوطی ایک اور جگہ رقمطراز ہیں کہ۔ ''میرے نزدیک محفل میلاد کی اصل احادیث میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عمل ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی میں جانور ذبح کیے بعض لوگوں نے اس عمل کو عقیقہ قرار دیا لیکن امام جلال الدین اس کا ردکرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ ''عقیقہ تو۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دادا حضرت عبدالمطلب کر چکے تھے اور عقیقہ زندگی میں دوبار نہیں کیا جاتا اس لئے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عمل کو اس پر محمول کیا جائے گا کہ حضور علیہ السلام نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار کیا کہ اس نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رحمتہ اللعالمین بنا کر بھیجا اور اپنی امت کے لئے اسے مشروع بنانے کے لئے بھی آپ نے یہ عمل فرمایا (حسن المقصد فی عمل المولد صہ ۱۹۶)۔

امام جلال الدین سیوطی مذید ارشاد فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہمارے لئے عظیم ترین نعمت ہے شریعت مبارکہ نے نعمتوں کے شکر کے ظاہر کرنے پر ابھارا ہے شریعت نے بچے کی پیدائش پر عقیقہ کا حکم دیا ہے اور یہ بچے کی پیدائش پر شکر اور خوشی کا اظہار ہے پس قواعد شریعت سے معلوم ہو گیا کہ اس مہینے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے حوالے سے خوشی کا اظہار کرنا چاہیے۔ (الحاوی للفتاوی ج اصہ ۱۹۳)۔

امام قسطلانی اور محفل میلاد (۹۲۳)۔

دسویں صدی کے شارح بخاری علامہ امام قسطلانی کی مندرجہ ذیل تحریر سے یہ بات خوب اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ آپ کے نزدیک محفل میلاد کا انعقاد ہمیشہ

سے اہلِ ایمان کا طریقہ رہا ہے آپ فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے مہینے میں اہلِ اسلام ہمیشہ سے محافل منعقد کرتے آرہے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے رہے اور دعوت طعام کرتے رہے ہیں اور ان راتوں میں انواع واقسام کی خیرات کرتے رہے اور سرور ظاہر کرتے چلے آئے ہیں۔ (مواہب اللدینہ ج ۱ ص ۲۷)۔

علامہ امام قسطلانی مزید رقمطراز ہیں' محفل میلاد کی یہ برکت مجرب ہے کہ اس کی وجہ سے یہ سال امن کے ساتھ گزرتا ہے اللہ تعالیٰ اس آدمی پر اپنا فضل واحسان کرے جس نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد مبارک کو عید بنا کر اس شخص پر شدت کی جس کے دل میں مرض ہے۔ (مواہب الدنیہ ص ۲۷)

امام سخاوی (۹۰۲) اور محفلِ میلاد:

دسویں صدی کے امام الحافظ سخاوی فرماتے ہیں'' تمام اطراف واکناف میں اہلِ اسلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت کے مہینے میں خوشی کی بڑی بڑی محفلوں کا انعقاد کرتے ہیں۔ اس کی راتوں میں جی بھر کر صدقہ اور نیک اعمال میں اضافہ کرتے ہیں خصوصاً آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہونے والے واقعات کا تذکرہ ان محافل کا موضوع ہوتا ہے۔ (سبل الھدیٰ ص ۴۳۹)

مزید ارشاد فرماتے ہیں مصر واندلس ومغرب کے بادشاہ بڑی شان وشوکت سے جشن عید میلاد النبی ﷺ مناتے چلے آرہے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۵۵۲) اور محفلِ میلاد:

گیارہویں صدی کے مشہور وعظیم شیخ عبدالحق محدث دہلوی محفل میلاد کے

انعقاد کے سلسلے میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ”آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محفلِ میلاد کا انعقاد تمام عالمِ اسلام کا ہمیشہ معمول رہا ہے اسکی راتوں میں صدقہ وخوشی کا اظہار اور اس موقعہ پر خصوصاً آپ کی ولادت پر ظاہر ہونے والے واقعات کا تذکرہ مسلمانوں کا خصوصی معمول رہا ہے۔ (ماثبت من السنۃ ص ۱۰۲)

شیخ محدث دہلوی جو تمام مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والوں میں مقبول ومعروف ہیں دعائیہ انداز میں ارشاد فرماتے ہیں ”اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے لائق سمجھوں البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض آپ ہی کی عنایت سے اس قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقعہ پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی وانکساری محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک علیہ الصلوۃ والسلام پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر وبرکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لیے ارحم الرحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود وسلام پڑھے گا اور اس کے وسیلے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہوگی۔ (اخبار الاخبار ص ۶۲۴)

مُلّا علی قاری (۱۰۱۴) اور محفل میلاد:

گیارھویں صدی کے ملا علی قاری ارشاد فرماتے ہیں۔ ”تمام ممالک کے علماء ومشائخ محفلِ میلاد اور اس کے اجتماع کی اس قدر تعلیم کرتے ہیں کہ کوئی ایک بھی اس کی شرکت سے انکار نہیں کرتا انکی شرکت سے مقصد اس مبارک محفل کی برکات کا حصول ہوتا ہے۔ (المورد الروی)

آپ ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں۔ ”اہلِ مکہ میلاد شریف کا اہتمام عید سے

بڑھ کر کرتے ہیں۔" (المورد الروی طبع مکہ ص ۲۸)

آپ کی تحریر اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ میلاد شریف کا اہتمام واقعی عید سے بڑھ کر ہے۔

حضرتِ شاہ ولی اللہ (۱۱۷۶) اور محفلِ میلاد:

بارہویں صدی کے عظیم محدث حضرتِ شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں۔" مکہ معظمہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت کے دن میں ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود وسلام عرض کر رہے تھے اور وہ واقعات بیان کر رہے تھے جو آپ کی ولادت کے موقعہ پر ظاہر ہوئے اور جن کا مشاہدہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے ہوا تو اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پُر انوار پر انوار وتجلیات کی برسات شروع ہو گئی انوار کا یہ عالم تھا کہ مجھے اس بات کا ہوش نہیں کہ میں نے ظاہری آنکھوں سے دیکھا تھا یا فقط باطنی آنکھوں سے۔ بہر حال جو بھی ہو میں نے غور وخوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان ملائکہ کی وجہ سے ہیں جو ایسی مجالس میں شرکت پر مامور کیے گئے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ کے ساتھ رحمت باری تعالیٰ کا نزول بھی ہو رہا تھا۔ (فیوض الحرمین عربی اردو ص ۸۰۔۸۱)

ایک دوسرے مقام پر حضرتِ شاہ ولی اللہ اپنے والد حضرتِ شاہ علیہ الرحیمہ دہلوی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"میں ہمیشہ ہر سال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد کے موقعہ پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا۔ لیکن ایک سال میں کھانے کا انتظام نہ کر سکا ہاں کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں میں نے تقسیم کر دیے رات کو میں نے خواب دیکھا کہ حضور

علیہ الصلوۃ والسلام بڑی خوشی کی حالت میں تشریف فرما ہیں اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں۔ (الدر الثمین ص ۴۰)

مفسر قرآن علامہ اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ (۱۱۳۷) اور محفلِ میلاد:

مشہور و معروف مفسر قرآن اپنی مشہور تفسیر قرآن ''روح البیان'' میں امام سیوطی امام سبکی۔ امام ابنِ حجر عسقلانی۔ امام سخاوی۔ علامہ ابنِ جوزی جیسے اکابر علماء آئمہ سے میلاد شریف کی نقل فرماتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ۔ '' میلاد شریف کا انعقاد آپ ﷺ کی تعظیم کے لیے ہے اور اہلِ اسلام ہر جگہ ہمیشہ محفل میلاد شریف کا اہتمام کرتے ہیں۔ (تفسیر روح البیان ج ۹ ص ۵۶)

آپ کی مذکورہ بالا تحریر کردہ تفسیر سے آپ کے محفلِ میلاد کے بارے میں عقیدہ کا بالکل واضح اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ بھی مذکورہ بالا علماء آئمہ کے ہم خیال ہیں اور محفل میلاد کے انعقاد کے زبردست حامی ہیں۔

ملا علی قاری:

ملا علی قاری کا اپنا عمل آپ کی اس بات سے ظاہر ہے کہ آپ فرماتے میرے مالی وسائل ایسے نہیں کہ میں اس موقعہ پر لوگوں کی مہمان نوازی کرسکوں مگر میں میلاد کے موضوع پر کتاب لکھ رہا ہوں تاکہ لوگ رہتی دنیا تک اس سے سیراب ہوتے رہیں میں (علی قاری) کہتا ہوں جب فقیر صورۃ مہمان نوازی سے عاجز ہے تو میں نے معنوی ۔ ۔انی مہمان نوازی کے لیے یہ کتاب لکھ دی اور میں نے اس کا نام '' میلاد نبوی پیاسے کے لیے سیرابی کا ذریعہ '' رکھا ہے۔ (المورد الروی ص ۳۲)

حضرت شاہ احمد سعید مجددی اور محفلِ میلاد:

تیرھویں صدی کے حضرت شاہ احمد سعید مجددی محفلِ میلاد کے انعقاد پر زور

دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ "جس طرح آپ علیہ الصلوۃ والسلام اپنی ذاتِ پاک پر خود درود وسلام بھیجا کرتے تھے ہمیں چاہیے کہ ہم آپ کے میلاد کی خوشی میں جلسہ کریں کھانا کھلائیں۔ اور دیگر عبادات اور خوشی کے جو طریقے ہیں۔ (ان کے ذریعے شکر بجالائیں۔ (اثبات المولد والقیام ص۲۴)

مولانا نقی علی خان افغانی (۱۲۹۷) اور محفل میلاد:

تیرھویں صدی کے امام نقی علی خان فرماتے ہیں۔

"محفل میلاد کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شخص یا چند آدمی شریک ہوکر خلوص عقیدت ومحبت حضرتِ رسالت مآب علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت اقدس کی خوشی اور اس نعمت اعظم نعم الطیبہ کے شکر میں ذکر شریف کے لیے مجلس منعقد کریں اور ولادت باسعادت۔ مرتبہ رسالت معجزات واخلاق وعادات اور بڑائی اور عظمت اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی تعظیم وتوقیر۔ فضائل وکمالات مجمع میں بیان کیے جائیں بعدازاں ماحضر تقسیم کریں یہ سب امور مستحسن ومہذب ہیں اور انکی خوبی دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے ثابت ہے۔

حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی (۱۳۱۰) اور محفلِ میلاد:

چودھویں صدی کے حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی نے مندرجہ ذیل الفاظ میں محفلِ میلاد کے انعقاد کے جائز ہونے کا عقیدہ ظاہر فرمایا۔ فرماتے ہیں اس میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ نفس ذکر ولادت شریف حضرتِ فخر آدم سرور عالم علیہ الصلوۃ والسلام موجب خیرات وبرکات دینوی واخروی ہے اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفلِ مولود میں شریک ہوتا ہے بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہے اور قیام میں لطف لذت پاتا ہے۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ مع تعلیقات مفتی محمد خلیل برکات ص ۱۱۱)

حاجی امداداللہ مہاجر مکی ایک اور جگہ رقمطراز ہیں۔ ''مولد شریف تمام اہلِ حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے۔

(اشمام۔امدادیہ ص ۴۷)

آپ کے اس بیان سے یہ واضح ہوگیا کہ بلا حیل و حجت محفل میلاد کا انعقاد آپ کے نزدیک معزز و محترم ہے۔

شیخ محمد بن علوی مالکی الحسینی اور محفل میلاد:

پندرھویں صدی کے استاد مسجد الحرام مکہ مکرمہ شیخ محمد بن علوی المالکی الحسینی میلاد شریف کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''حضور اقدس علیہ السلام اپنی میلاد شریف کے دن کی اہمیت اور ضرورت کے پیشِ نظر اسے بہت بڑا اور عظیم واقعہ قرار دیتے ہیں اور اللہ تعالی کا شکر ادا فرماتے ہیں کہ یہ آپ کے لیے بڑا انعام و اکرام و نعمت ہے اور اس لیے کہ تمام کائنات پر آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود مسعود کو فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ کائنات کی ہر چیز آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے وسیلہ عظمی سے خوشبخت قرار پائی۔ (محمد بن علوی مالکی۔ حول الاحتصال بالمولد شریف ص ۹،۸)

پھر ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔

''اور محفلِ میلاد بھی یہی ہے اگر چہ صورۃ مختلف مگر معنوی طور پر ایک ہی ہے خواہ روزہ ہو۔ کھانا کھلانا۔ مجلس ذکر ہو رہا درود و سلام کی محفل یا نعت خوانی کی صورت ہو۔ (مقدمہ الورد الروی۔ ص ۱۰۔۹)

مفتی علامہ محمد ضیاالدین مدنی (۱۴۰۱) اور محفلِ میلاد:

پندرھویں صدی کے مشہور و عظیم فقیہہ جو تقریبا پون صدی مدینہ منورہ میں سکونت پذیر رہے اور جنت البقیع میں مدفن ہونے کی سعادت حاصل فرمائی محفل میلاد

کے انعقاد کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا بے پایاں کرم و احسان ہے کہ عین القریٰ مدینہ منورہ میں عاجز کا فقیر خانہ شمع محمدی ﷺ کے پروانوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ چار وانگ عالم سے مشائخ و علماء اہلسنت فقیر کے ہاں محافل نعت میں ضرور تشریف لاتے ہیں۔ حسبِ دستور اس سال بھی فقیر کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان محفل عیدمیلاد النبی ﷺ منعقد ہوا۔ (مکتوب گرامی محررہ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ بحوالہ انوار قطب مدینہ مرتبہ خلیل احمد رانا ص ۴۷۶۔۴۷۵)

حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی اور محفل میلاد:

فرماتے ہیں۔ "یہ بات صحت سے ثابت ہے کہ میلاد کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کرنے پر ابولہب کے عذاب میں اللہ تعالیٰ نے کمی کر دی تو جب ابولہب جیسا کافر و مشرک جس کے بارے میں قرآن میں مذمت نازل ہوئی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کا مستحق قرار دیا گیا کے لیے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے میلاد پاک پر خوشی کرنے کی بنا پر ہر سوموار (پیر) کو عذاب مین تخفیف کر دی جاتی ہے تو کتنا خوش قسمت ہوگا وہ مسلمان جس کی تمام زندگی آپ کی آمد کی خوشیوں میں بسر ہو جائے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۳۸)

امام نصیر الدین المعروف ابن الطباخ اور محفل میلاد:

آپ فرماتے ہیں "جب کوئی آدمی شب میلاد اجتماع صدقہ و خیرات اور خرچ کرے اور ایسی روایات صحیح کے تذکرے کا انتظام ہو جو آخرت کی یاد کا سبب بنیں اور یہ سب کچھ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت کی خوشی میں ہو اس کے جواز میں کوئی شبہ ہی نہیں اور ایسا کرنے والا مستحق اجر و ثواب ہوتا ہے جب اس کا ارادہ ہی محبت و خوشی ہو۔ (سبل الہدے ج ا ص ۴۴۱)

امام جمال الدین الکتانی اور محفل میلاد:

محفلِ میلاد کے بارے میں آپ ارشاد فرماتے ہیں "آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت کا دن نہایت ہی معظم ومقدس اور محترم ومبارک ہے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا وجود پاک اتباع کرنے والے کے لئے ذریعہ نجات ہے جس نے بھی آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا اس نے اپنے آپ کو عذاب جہنم سے محفوظ کرلیا لہٰذا ایسے موقعہ پر خوشی کا اظہار کرنا اور حسب توفیق خرچ کرنا نہایت مناسب ہے۔ (سبل الھدے ج اص ۴۴۱)

اب اُن تصانیف کے نام تحریر کیے جاتے ہیں جنہیں علماء امت نے محفلِ میلاد کے انعقاد کے جواز پر تصنیف فرمایا۔

۱۔ المیلاد النبوی — شیخ المحدثین امام ابن جوزی ۵۹۷ھ
۲۔ حسن المقصد فی عمل المولد۔ — امام جلال الدین سیوطی سنہ ۹۱۱ھ
۳۔ مورد الصادی فی مولد الھادی۔ — حافظ شمس الدین دمشقی
۴۔ جزء فی المولد الشریف
۵۔ الباعث علی انکار البدع والحوادث — امام ابوشامہ ۶۶۵ھ
۶۔ المورد الروی فی المولد النبوی — ملا علی قاری
۷۔ التنویر فی مولد السراج المنیر — امام ابوالخطاب ابن دحیہ
۸۔ عرف التعریف فی مولد شریف — امام ابن جزری
۹۔ نظم البدیع فی مولد النبی الشفیع — امام یوسف بن اسماعیل نبہانی
۱۰۔ مولد النبی ﷺ — حافظ ابن کثیر
۱۱۔ حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف — شیخ محمد علوی مالکی

١٢۔ المورد الہنی فی المولد النبی ﷺ — حافظ عراقی

١٣۔ مولد النبی ﷺ — شیخ السید البرزنجی

١٤۔ جامع الاثار فی مولد النبی المختار — حافظ ناصر الدین دمشقی

١٥۔ اللفظ الرائق فی مولد خیر الخلائق — حافظ ناصر الدین دمشقی

١٦۔ مولد الدیبعی — امام عبدالرحمٰن بن الدیعی الشیبانی ۹۴۴ھ

١٧۔ النعمۃ الکبریٰ — ابن حجر مکی

١٨۔ ماثبت بالسنۃ — شاہ عبدالحق محدث دہلوی

١٩۔ عقد الجواہر فی مولد النبی الازہر — سید جعفر برزنجی

٢٠۔ سمط الدرر فی اخبار مولد خیر البشر — امام علی بن محمد الحبشی

٢١۔ مولد المغرب — شیخ محمد العزب

٢٢۔ عجائب العنبریہ فی مولد خیر البریہ — مجد الدین

٢٣۔ سبل الہدیٰ والرشاد — امام محمد بن یوسف صالحی شامی

٢٤۔ خیر المورد فی احتصال المولد — شاہ ابوالحسن زید فاروقی

٢٥۔ فیصلہ ہفت مسئلہ — حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

٢٦۔ اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام — مولانا سلامت اللہ بدایونی

٢٧۔ سعید البیان فی مولد سید الانس والجان — شاہ احمد سعید دہلوی

٢٨۔ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی اعظم — محمد بن عثمان دمشقی

٢٩۔ اثبات المولد والیقام — شاہ احمد سعید دہلوی

٣٠۔ انوار ساطعہ در بیاں مولود وفاتحہ — مولانا عبدالسمیع رامپوری

٣١۔ خیر البیان من الحسنات سعید البیان فی مولد سید الانس ولجان

ان محدثین کرام و فقہاء عظام کے اسماء مبارکہ جنہوں نے میلاد شریف
کے انعقاد کو مستحب و مستحسن قرار دیا۔

۱۔ شیخ عمر بن محمد ملا
۲۔ علامہ ابو الخطاب ابن دحیہ اندلسی
۳۔ علامہ ابو شامہ (ابو شیب؟) السبتی
۴۔ امام ابو محمد عبد الرحمن بن اسماعیل
۵۔ علامہ ابو الفرج ابن جوزی محدث فقیہ
۶۔ امام علامہ یوسف الدین حمیری دمشقی حنفی محدث
۷۔ امام القراء والمحدثین حافظ شمس الدین ابن جزری
۸۔ حافظ عماد الدین ابن کثیر
۹۔ علامہ ابو الحسن احمد بن عبد اللہ الکبری
۱۰۔ علامہ القاسم محمد بن عثمان لولوی الدمشقی
۱۱۔ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی
۱۲۔ علامہ سلیمان بر یلوی
۱۳۔ ابن الشیخ آقا شمس الدین زکرہ
۱۴۔ المولی الحسن البحری
۱۵۔ الشیخ محمد بن حمزہ العربی الواعظ
۱۶۔ الشیخ شمس الدین احمد بن اسیواسی
۱۷۔ علامہ حافظ ابو الخیر سخاوی
۱۸۔ سید عفیف الدین شیرازی

۱۹۔ابوبکرالانفلی

۲۰۔برہانی محمد ناصحی

۲۱۔برہان ابوالصدعا

۲۲۔الشمس الدمیاطی المعروف ابن البساطی

۲۳۔برہان بن یوسف الفاقوش

۲۴۔حافظ زین الدین عراقی

۲۵۔مجدالدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی شیرازی

۲۶۔امام محقق ولی الدین ابوزرعہ عراقی

۲۷۔ابوعبداللہ محمد بن النعمان

۲۸۔جمال الدین العجمی ہمدانی

۲۹۔یوسف الحجاز

۳۰۔یوسف بن علی بن رزاق الشامی

۳۱۔ابوبکرالحجاز

۳۲۔منصورشار

۳۳۔ابوموسیٰ تربونی وقیل زرہونی

۳۴۔الشیخ عبدالرحمٰن بن عبدالملک

۳۵۔ناصرالدین المبارک الشہیر ابن الطباخ

۳۶۔امام علامہ ظہیرالدین ابن جعفر ریسفی

۳۷۔قاضی عبداللہ بن شمس الدین انصاری

۳۸۔الشیخ الامام صدرالدین موہوب الجزری الشافعی

۳۹۔علامہ ابن حجر عسقلانی

۶۱۔حافظ ابن رجب حنبلی

۶۲۔ابی زکریا یحییٰ ابن عائذ حافظ کبیر اندلسی

۶۳۔سعید بن مسعود گازرونی

۶۴۔مولانا زین العابدین محمود نقشبندی

۶۵۔علامہ شہاب الدین احمد الخفاجی

۶۶۔حضرت مولانا جمال الدین مرک

۶۷۔علامہ محمد راضی مدنی

۶۸۔قاضی ابن خلکان شافعی

۶۹۔مولانا معین الدین الواعظ الہروی المعروف بہ ملا مسکین

۷۰۔علامہ ابواسحق ابن جمالہ

۷۱۔شیخ بن طاہر محدث

۷۲۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی

۷۳۔حضرتِ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (انوار ساطعہ ص ۲۹۹)

اُن علماءِ مکہ مکرمہ کے نام مبارک جنہوں نے محفل میلاد مستحب و مستحسن

تحریر فرمایا

۱۔عبدالرحمٰن سراج	۲۔احمد دحلان
۳۔حسن	۴۔عبدالرحمٰن جمال
۵۔حسن طیب	۶۔محمد شرقی
۷۔سلیمان عیسیٰ	۸۔عبدالقادر خوکسیر
۹۔ابراہیم الفتن	۱۰۔محمد جاراللہ

۴۰۔شیخ جلال الدین سیوطی
۴۱۔محمد بن علی الدمشقی
۴۲۔شیخ شہاب الدین قسطلانی
۴۳۔نورالدین علی حلبی شافعی
۴۴۔علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی
۴۵۔علی بن سلطان محمد ہروی معروف بہ ملاعلی قاری
۴۶۔علامہ عبدالرحمٰن صفوری شافعی
۴۷۔علامہ نورالدین ابوسعید بورانی
۴۸۔سید امام جعفر برزنجی
۴۹۔سید زین العابدین برزنجی
۵۰۔شیخ احمد ابن علامہ ابوالقاسم سم بخاری
۵۱۔شیخ اسماعیل حقی آفندی
۵۲۔احمد بن قشاشی مدنی
۵۳۔محمد بن عرب مدنی
۵۴۔شیخ عبدالملک کردی
۵۵۔فاضل ابراہیم باجوری
۵۶۔امیر محمد استاد ابراہیم باجوری
۵۷۔شیخ سقاط استاد الاستاد باجوری
۵۸۔شیخ عبدالباقی پدر واستاد علامہ زرقانی
۵۹۔شیخ محمد رملی
۶۰۔علامہ بن حجر

۱۱۔احمد الا عثانے　　۱۲۔عبد القادر شمس
۱۳۔عبد الرحمٰن آفندی　　۱۴۔احمد ابو الخیر
۱۵۔عبد القادر سخینی　　۱۶۔محمد سعید
۱۷۔عبد المطلب　　۱۸۔احمد کمال
۱۹۔محمد سعید الادیب　　۲۰۔علی جودہ
۲۱۔سید عبد اللہ کوشک　　۲۲۔حسین عرب
۲۳۔ابراہیم نوموسی　　۲۴۔احمد امین
۲۵۔شیخ فردوس　　۲۶۔عبد الرحمٰن عجمی
۲۷۔عبد اللہ مشاط　　۲۸۔عبد اللہ قماشی
۲۹۔محمد باحسیل　　۳۰۔محمد سیوتی
۳۱۔علی زمیستی　　۳۲۔محمد صالح زواری
۳۳۔محمد حبیب اللہ　　۳۴۔احمد الجزادی
۳۵۔عبد اللہ زواری　　۳۶۔سلیمان عقبہ
۳۷۔عمر سید شطی　　۳۸۔عبد الحمید الا عثانے
۳۹۔مصطفیٰ عفیفی　　۴۰۔منصور　　۴۱۔منشاوی
۴۲۔محمد راضی (انوار ساطعہ ص ۵۱۰) (اس بعد علماء جدہ کے نام ہیں)

اُن علماءِ حدیدہ کے نام جنہوں نے محفلِ میلاد کو مستحب و مستحسن تحریر فرمایا ہے

۱۔علی بن احمد یاصبرین　　۲۔محمد سلیمان محمد حدقہ
۳۔عباس ابن جعفر ابن صدیق احمد عثمان ۴۔احمد حلیس عبد الرحمٰن بن زبیدی
۵۔احمد فتاح احمد احمد بن عجلان　۶۔محمد صالح (انوار ساطعہ ص ۵۱۲)

اُن علماءِ حدیدہ کے اسماء گرامی جنہوں نے محفلِ میلاد کو مستحب و مستحسن تحریر فرمایا

۱۔الفقیر الی اللہ یحیی ابن مکرم ۲۔علی شامی

۳۔علی بن عبداللہ ۴۔محمد بن سالم عالیش

۵۔محمد بن ابراہیم خیشری ۶۔علی طحان

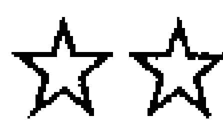
۷۔محمد بن عبداللہ ۸۔محمد بن داؤد بن عبدالرحمٰن

۹۔علی بن ابراہیم الذبیدی ۱۰۔علی بن محمد حباب

۱۱۔احمد ابن محمد ابن الخلیل ۱۲۔عبدالرحمٰن ابن علی حضرمی (انوار ساطعہ ص ۵۱۴)

اُن علماءِ مدینہ منورہ کے اسماء گرامی جنہوں نے محفل میلاد کو مستحب و مستحسن قرار دیا ہے

محمد امین	محمد جعفر حسینی البرزنجی	عبدالجبار
جمال الدین سید	ابراہیم بن خیار	یوسف سید
السید محمد علی	السید عبداللہ بن سید احمد	محمد بن احمد رفائی
عمر ابن علی	علی حریری	مصطفیٰ سید
احمد سراج	حسن ادیب	ابوالبرکات عبدالقادر مشاط
سید سالم	احمد الحبشی	محمد نور سلیمانی
عبدالرحیم البرعی	محمد عثمان کردی	قاسم
عبدالعزیز ہاشمی	یوسف رومی	محسن مبارک ابن سعید حامد
محمد ہاشم	عبداللہ بن علی	عبدالرحمٰن صفوی (انوار ساطعہ ص ۵۱۱)



حرفِ آخر

اب تک کے پیش کیے گئے علماءِ امت کے اقوال ''قرآن وحدیث کی رو سے ثابت کیے گئے حوالہ جات جو محفلِ میلاد کے انعقاد کے جواز کے سلسلے میں پیش کیے گئے۔ان پر غور کرنے سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا یوم ولادت تمام ایام سے عظیم تر و بلند تر ہے اور کوئی عید اس عید کے اور کوئی خوشی اس خوشی کے ہم پلہ نہیں اب جب کہ محفلِ میلاد کے انعقاد کا جواز قرآن پاک۔احادیث مبارکہ سنت انبیاء طریقہ تابعین ومحدثین فقہاء علماء صلحاء سے ثابت ہو گیا تو چاہیے کہ ہر اہلِ ایمان آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا یوم ولادت خوب جوش وجذبہ۔م محبت و خلوص کے ساتھ منائے لیکن ایسی مبارک محافل کو غیر شرعی امور سے پاک رکھے تا کہ اللہ عزوجل کے محبوب علیہ الصلوۃ والسلام کی پاک محفل پر کوئی معترض اعتراض نہ کر سکے۔اور کوئی مخالف مخالفت نہ کر سکے۔

مخالفت کرنے والوں سے بھی عرض ہے کہ غیر جانبدار ہو کر دل کی آنکھوں سے اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیں۔کہ نہ صرف یہ کہ اپنے وقت کے بڑے بڑے محدثین وفقہاء وعلماء کرام بلکہ خود اللہ عزوجل اور اس کا حبیب علیہ الصلوۃ والسلام وانبیاء کرام و ملائکہ صحابہ کرام وتابعین عظام یہ سب کے سب محفل میلاد کو مستحسن ومجرب عمل قرار دے چکے ہیں۔چنانچہ مخالفین ومعتقدین کو چاہیے کہ یا تو خود ہی پیش کیے گئے حوالاجات واستدلال کو تسلیم کرتے ہوئے مخالفت واعتراضات کا راستہ ترک کر دیں یا پھر دوسری صورت میں انہیں یہ بات ماننا پڑے گی کہ معاذ اللہ تمام محدثین وفقہا گمراہی کے راستے پر ہیں۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اعتدال کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

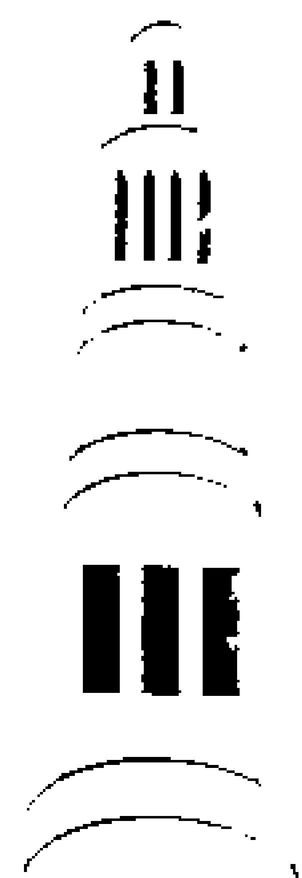
آمین بجاہ رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

عید میلاد النبی ﷺ
اور علمائے امت

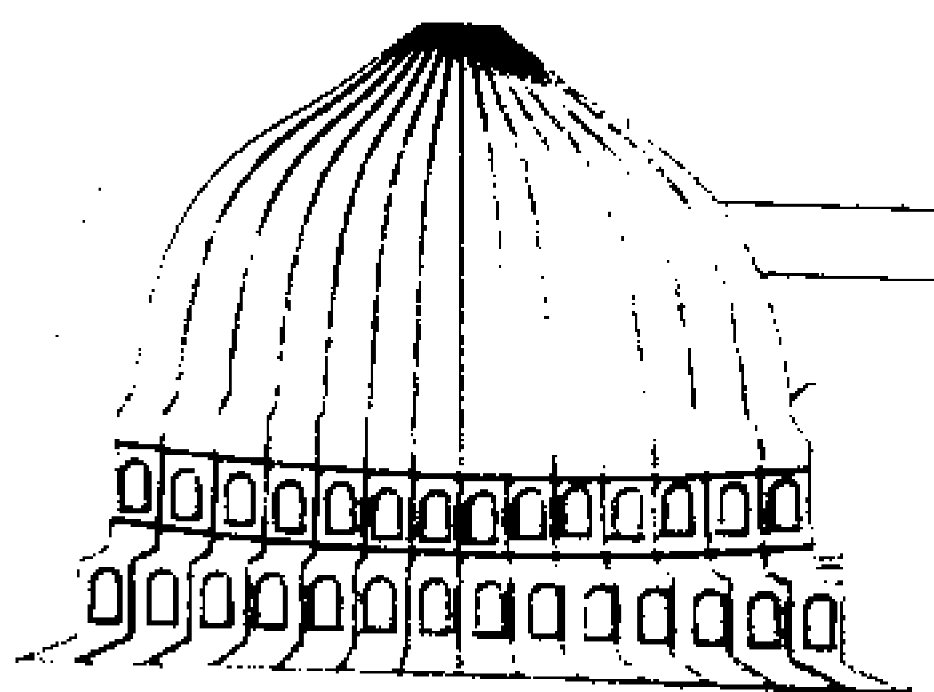
جشن عید میلاد النبی ﷺ علمائے حق کے دلائل کی روشنی میں

مصنف:
مولانا ناصر الدین ناصر القادری المدنی





باہتمام:
راؤ ریاست خان، شیر شاہ کراچی



ناشر
صدیقی پبلشرز